ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں بچوں میں مثبت سماجی رویوں کی تشکیل: عصرِ حاضر کے چیلنجز اور حل کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Cultivating Positive Social Behaviors in Children in the Light of the Prophetic Seerah :ﷺ A Research-Based Analytical Study of Contemporary Challenges and Solutions

Ghulamullah
Lecturer, Department of Islamic studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan.
Dr. (Hafiz) Muhammad Aslam Khan
Assistant Professor, Department of Islamic studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan.
Dr Hafiz Abu Bakar Usman
Assistant Professor, Department of Islamic studies, The University of Lahore, Lahore, Pakistan.

Abstract

The upbringing of children is one of the most crucial responsibilities entrusted to parents and society, as it lays the foundation for the development of a righteous and socially responsible generation. In contemporary times, children face diverse challenges due to rapid technological changes, weakening family systems, and the overpowering influence of globalization and Western cultural trends. These factors have significantly impacted their moral and social development, creating the need for effective guidance rooted in authentic sources. The Prophetic Seerah ﷺ provides a timeless model for nurturing children's positive social behaviors, including honesty, empathy, respect for elders, cooperation, and responsibility. This research explores how the teachings and practical example of the Prophet Muhammad ﷺ can be applied to address modern challenges in child upbringing. By examining the Prophetic methodology of moral, social, and spiritual training, this study highlights effective strategies for instilling constructive behaviors in children. The paper further analyzes the threats posed by media, materialism, and peer pressure, and presents Seerah-based solutions to overcome these challenges. Employing a qualitative and analytical approach, this research emphasizes the integration of Prophetic guidance with modern educational practices to build a balanced system of child upbringing. The findings suggest that adopting the Prophetic Seerah ﷺ as a guiding framework can equip children with the moral strength and social consciousness necessary for thriving in today's complex world, thereby ensuring the development of a healthy, ethical, and responsible society.

***Key Words**: Seerah, Child Upbringing, Social Behaviors, Contemporary Challenges, Islamic Guidance, Educational Solutions*

تعارف موضوع

اسلام ایک ایسا دین ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کی اصلاح پر زور دیتا ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان میں مثبت سماجی رویوں کی تشکیل اسلامی تعلیمات میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے، کیونکہ یہی نسل آگے چل کر ایک صالح معاشرے کی بنیاد رکھتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ ہر دور کے لیے مکمل نمونہ ہے، خاص طور پر بچوں کی اخلاقی، روحانی اور سماجی تربیت کے حوالے سے آپ ﷺ کی عملی زندگی بے مثال ہے۔ عصرِ حاضر میں بچوں کی تربیت ایک پیچیدہ مسئلہ بن چکی ہے۔ جدید ٹیکنالوجی، سوشل میڈیا، خاندانی نظام میں کمزوری، اور مغربی ثقافت کے اثرات نے بچوں کی اخلاقی اور سماجی نشو و نما کو کئی تحدیات سے دوچار کر دیا ہے۔ ایسے میں سیرت النبی ﷺ سے رہنمائی لے کر ایک ایسا تربیتی نظام تشکیل دیا جا سکتا ہے جو بچوں کو مثالی کردار، حسنِ اخلاق، اور مثبت سماجی رویوں کا حامل بنا سکے۔ یہ تحقیقی مطالعہ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کو بنیاد بنا کر اس بات کا تجزیہ

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

کرے گا کہ کس طرح اسلامی تعلیمات بچوں میں مثبت سماجی رویے پروان چڑھانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ ساتھ ہی، عصرِ حاضر میں درپیش تحدیات اور ان کا سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں حل بھی پیش کیا جائے گا۔

مبحث اول: بچوں میں مثبت سماجی رویوں کی تشکیل—اسلامی نقطۂ نظر

بچوں میں مثبت سماجی رویوں کی تشکیل ایک اہم تربیتی مرحلہ ہے، جو ان کی شخصیت اور کردار سازی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اسلام نے اس حوالے سے واضح اصول فراہم کیے ہیں تاکہ ایک مثالی معاشرہ تشکیل دیا جا سکے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت، قرآن مجید اور احادیثِ مبارکہ میں بچوں کی سماجی تربیت پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

I. مثبت سماجی رویوں کی تعریف

مثبت سماجی رویے سے مراد وہ اخلاقی اور معاشرتی اصول ہیں جو فرد کو ایک اچھا انسان اور معاشرے کا مفید رکن بناتے ہیں۔ ان رویوں میں سب سے پہلے **احترام** آتا ہے، جو بڑوں، اساتذہ، والدین اور ہم عمروں کے ساتھ حسن سلوک پر مبنی ہوتا ہے۔ ایک باشعور اور متوازن معاشرہ اسی وقت وجود میں آتا ہے جب افراد ایک دوسرے کا ادب اور لحاظ کریں۔ اسی طرح **ہمدردی** بھی ایک بنیادی سماجی قدر ہے، جو انسان کو دوسروں کے جذبات کو سمجھنے اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ جب افراد ایک دوسرے کے مسائل اور پریشانیوں کو محسوس کرتے ہیں تو معاشرتی ہم آہنگی اور بھائی چارہ فروغ پاتا ہے۔ اس کے علاوہ، **ایثار اور قربانی** ایک اعلیٰ اخلاقی صفت ہے جو دوسروں کی مدد اور اجتماعی فلاح کو ذاتی مفادات پر ترجیح دینے کا درس دیتی ہے۔ یہی رویہ معاشرتی اتحاد اور مضبوطی کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح **دیانتداری اور صداقت** ایک فرد کے کردار کا جوہر ہے، جو سچ بولنے اور امانت داری کو فروغ دیتا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں دیانت کو بنیادی اصول سمجھا جائے، وہاں اعتماد اور بھروسہ قائم رہتا ہے۔ آخر میں، **صبر و تحمل** کی صفت نہایت اہم ہے، جو انسان کو غصے اور جلد بازی سے بچنے اور نرمی و بردباری اختیار کرنے کی تربیت دیتی ہے۔ یہ رویہ معاشرتی امن و استحکام کے لیے ضروری ہے، کیونکہ صبر و تحمل کا فقدان اختلافات کو شدت میں بدل سکتا ہے اور سماجی انتشار کا باعث بن سکتا ہے۔ ان تمام رویوں کو فروغ دے کر ایک بہتر اور پرامن معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

II. اسلامی تعلیمات میں حسنِ اخلاق اور سماجی اقدار

اسلام میں حسنِ اخلاق اور مثبت سماجی رویوں پر بہت زور دیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث میں جگہ جگہ ان کی تلقین کی گئی ہے۔

1. قرآن مجید میں حسنِ اخلاق کی تعلیم

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر حسنِ اخلاق اور مثبت سماجی رویوں کی تاکید کی گئی ہے:

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا[1]

اور لوگوں سے بھلی بات کہو۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَ إِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ[2]

بے شک اللہ انصاف، احسان، اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برائی اور ظلم سے منع کرتا ہے۔

2. نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں حسنِ اخلاق

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الأَخْلَاقِ[3]

مجھے مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔

---

[1] Al-Qur'ān, Al-Baqarah 2:83
[2] Al-Qur'ān, Al-Naḥl 16:90
[3] Al-Muwaṭṭa, Mālik ibn Anas, *Kitāb al-Ṣifah*, 8

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کا ایک اہم مقصد معاشرتی اور اخلاقی اقدار کو فروغ دینا تھا۔

.3حسنِ سلوک کے عملی نمونے

نبی کریم ﷺ نے بچوں کی تربیت کے لیے درج ذیل اصول سکھائے:

- نرمی اور شفقت سے پیش آنا۔
- بچوں کو سچائی اور دیانت سکھانا۔
- دوسروں کی مدد کرنے کی ترغیب دینا۔
- بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت کی عادت ڈالنا۔

.IIIقرآن وحدیث میں بچوں کی تربیت کے اصول

.1بچوں کے ساتھ نرمی اور شفقت

نبی کریم ﷺ بچوں کے ساتھ شفقت اور محبت سے پیش آتے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[4]

میں نے نبی کریم ﷺ سے زیادہ بچوں پر رحم کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

.2بچوں کو سچائی کی عادت ڈالنا

نبی کریم ﷺ بچوں کو چھوٹی عمر سے ہی سچ بولنے کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ[5]

تم پر لازم ہے کہ ہمیشہ سچ بولو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت میں داخل کرتی ہے۔

.3ادب واحترام سکھانے کے اصول

نبی کریم ﷺ نے بچوں کو بڑوں کے احترام کی تعلیم دی۔ ایک مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانے کے دوران، نبی کریم ﷺ نے انہیں کھانے کے آداب سکھاتے ہوئے فرمایا:

يَا غُلَامُ، سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ[6]

اے بچے! اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

اسلامی نقطۂ نظر سے بچوں کی مثبت سماجی تربیت میں بنیادی حیثیت حسنِ اخلاق، عزت واحترام، صداقت، نرمی، اور ہمدردی کو حاصل ہے۔ قرآن وحدیث میں بچوں کی تربیت کے جو اصول بیان کیے گئے ہیں، اگر ان پر عمل کیا جائے تو ایک مہذب، نیک سیرت اور متوازن معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت ہمیں عملی نمونہ فراہم کرتی ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم بچوں کو ایک اچھا مسلمان اور بہترین انسان بنا سکتے ہیں۔

---

[4] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, 5997
[5] Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, 2607
[6] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, 5376

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

مبحث دوم: سیرت النبی ﷺ اور بچوں میں مثبت سماجی رویے

نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہر شعبۂ زندگی کے لیے بہترین نمونہ ہے، خاص طور پر بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان میں مثبت سماجی رویوں کی تشکیل کے حوالے سے آپ ﷺ کی سیرت رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی شفقت، حکمت، اور تدریجی انداز نے بچوں کی شخصیت سازی میں گہرے اثرات مرتب کیے، جس کے نتیجے میں ایک ایسی نسل پروان چڑھی جو دین اور دنیا دونوں میدانوں میں مثالی بنی۔

I. نبی کریم ﷺ کی بچوں کے ساتھ محبت اور شفقت

نبی کریم ﷺ کی بچوں کے ساتھ محبت اور شفقت کا انداز بے مثال تھا۔ آپ ﷺ بچوں کو خصوصی توجہ دیتے، ان سے محبت کا اظہار کرتے، اور ان کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے۔

1. بچوں پر شفقت کی عملی مثالیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ[7]

میں نے نبی کریم ﷺ سے زیادہ بچوں پر رحم کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

اسی طرح، نبی کریم ﷺ نے اپنے نواسے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا تو ایک صحابی نے حیران ہو کر کہا کہ وہ اپنے بچوں کو بوسہ نہیں دیتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ[8]

جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

2. بچوں سے کھیل اور ان کا دل جوئی کرنا

نبی کریم ﷺ بچوں کے ساتھ گھل مل جاتے اور ان کے جذبات کا احترام کرتے تھے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بچے سے خوش طبعی کرتے ہوئے اس کا پیارا نام لے کر بلایا:

يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟[9]

اے ابا عمیر! تمہارا پرندہ کیا کر رہا ہے؟

یہ محبت اور شفقت بچوں میں مثبت سماجی رویوں کی نشوونما کا بنیادی ذریعہ ہے۔

II. تعلیم و تربیت میں تدریج اور حکمت کا اصول

نبی کریم ﷺ نے بچوں کی تربیت میں حکمت اور تدریج کو خاص اہمیت دی۔ آپ ﷺ نہ صرف بچوں کو براہِ راست تعلیم دیتے بلکہ ان کی نفسیات کو سمجھتے ہوئے ان کی تربیت کا ایسا طریقہ اپناتے جو ان کے ذہن نشین ہو جاتا۔

1. نرمی اور تدریج کا اصول

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ[10]

---

[7] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, 5997
[8] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, 6013
[9] Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath, *Sunan Abī Dāwūd*, 4969
[10] Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, 2594

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

نرمی جس چیز میں ہوتی ہے، اسے خوبصورت بنا دیتی ہے، اور جس سے نکال دی جاتی ہے، اسے بدنما بنا دیتی ہے۔

.2 تدریج اور عملی تربیت کی مثال

نبی کریم ﷺ بچوں کو آداب اور سماجی رویے تدریجی انداز میں سکھاتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھانے کے دوران غلط طریقے سے کھا رہے تھے، تو نبی کریم ﷺ نے شفقت سے انہیں یوں نصیحت فرمائی:

يَا غُلَامُ، سَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ[11]

اے بچے! اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

یہ تدریجی تعلیم بچوں کو بہتر انداز میں اخلاقیات سیکھنے میں مدد دیتی ہے۔

.III نبی کریم ﷺ کی تربیت یافتہ نسل کے کردار و اخلاق

نبی کریم ﷺ کی تربیت کا اثر صحابہ کی زندگی میں نمایاں تھا۔ جن بچوں نے نبی کریم ﷺ کے زیرِ سایہ پرورش پائی، وہ بہترین قائد، عالم، اور مبلغِ دین بنے۔

.1 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی علمی بصیرت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو نبی کریم ﷺ نے خاص طور پر دعائیں دیں اور ان کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی:

اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ[12]

اے اللہ! اسے دین کی سمجھ عطا کر اور تفسیر کا علم سکھا۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کو ترجمان القرآن کہا جاتا ہے۔

.2 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت اور سیرت

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے خادمِ خاص تھے۔ وہ فرماتے ہیں:

خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ، وَمَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ فَعَلْتُهُ لِمَ فَعَلْتَهُ؟ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ؟[13]

میں نے نبی کریم ﷺ کی دس سال خدمت کی، نہ کبھی مجھے اف کہا، نہ کبھی کسی کام پر یہ کہا کہ ایسا کیوں کیا، اور نہ ہی کسی کام کے چھوڑنے پر باز پرس کی۔

یہ نرمی اور حسنِ سلوک کی اعلیٰ مثال ہے جس نے حضرت انسؓ کو ایک باوقار شخصیت میں ڈھال دیا۔

نبی کریم ﷺ کی سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ بچوں کی تربیت میں محبت، شفقت، تدریج اور حکمت کے اصولوں کو اپنانا چاہیے۔ آپ ﷺ نے بچوں کے ساتھ نرمی اختیار کی، ان کی نفسیات کو سمجھا، اور انہیں عملی طریقے سے اخلاقی اقدار سکھائیں۔ آپ ﷺ کی تربیت یافتہ نسل نے مثالی کردار کا مظاہرہ کیا، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی اصولوں پر عمل کر کے ہم بچوں میں مثبت سماجی رویے پیدا کر سکتے ہیں۔

مبحث سوم: عصرِ حاضر کے تناظر میں درپیش تحدیات

11 Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, 5376
12 Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, 143
13 Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, 6038

جدید دور میں بچوں کی سماجی اور اخلاقی تربیت کو کئی تحدیات درپیش ہیں۔ مغربی ثقافت کے اثرات، خاندانی نظام میں کمزوری، سوشل میڈیا کے منفی اثرات اور تعلیمی اداروں میں اخلاقی تربیت کی کمی نے بچوں کے رویوں پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ان تحدیات کو سمجھنا اور ان کے حل کے لیے اسلامی اصولوں پر مبنی حکمتِ عملی اپنانا ناگزیر ہو چکا ہے۔

I. خاندانی نظام میں کمزوری اور تربیت کا فقدان

خاندانی نظام کسی بھی معاشرے کی بنیاد ہوتا ہے، مگر عصرِ حاضر میں یہ نظام مختلف وجوہات کی بنا پر کمزور ہوتا جا رہا ہے، جس کے نتیجے میں بچوں کی تربیت پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

1. والدین کی مصروفیات اور بچوں کے ساتھ وقت کی کمی

موجودہ دور میں والدین کی مصروفیات میں بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ ملازمت، کاروبار اور دیگر مشاغل کی وجہ سے والدین بچوں کو وقت نہیں دے پاتے، جس کے نتیجے میں بچے خاندانی اقدار اور روایات سے دور ہو رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے والدین کو تربیت کی اہمیت بارہا اجاگر کی، جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں فرمایا:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ[14]

تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔

2. خاندانی تعلقات میں کمزوری اور اس کے اثرات

مشترکہ خاندانی نظام ختم ہوتا جا رہا ہے، اور اس کے نتیجے میں بچے دادا، دادی، نانا، نانی جیسی بزرگ شخصیات کی تربیتی صحبت سے محروم ہو رہے ہیں۔ اس سے بچوں میں برداشت، صبر، ادب، اور معاشرتی تعلقات کی مضبوطی کمزور ہو رہی ہے۔

II. جدید ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کے منفی اثرات

ڈیجیٹل میڈیا اور انٹرنیٹ کا بے جا استعمال بچوں کی ذہنی اور اخلاقی نشوونما پر کئی طرح کے منفی اثرات ڈال رہا ہے۔

1. موبائل اور گیمز کا حد سے زیادہ استعمال

بچے گھنٹوں موبائل فون، ویڈیو گیمز اور دیگر ڈیجیٹل آلات میں مصروف رہتے ہیں، جس سے ان میں چڑچڑاپن، سماجی تعلقات میں کمی، اور تعلیمی کارکردگی میں تنزلی دیکھنے میں آتی ہے۔

2. سوشل میڈیا کے ذریعے غیر اخلاقی مواد تک رسائی

سوشل میڈیا کے ذریعے بچے ایسے مواد تک پہنچ جاتے ہیں جو ان کے اخلاق و کردار کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اسلام نے ایسے غیر اخلاقی اور بے ہودہ مشاغل سے بچنے کی تاکید کی ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا[15]

اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو، بیشک کان، آنکھ اور دل سب کی بازپرس ہو گی۔

3. مجازی دوستی اور حقیقت سے دوری

سوشل میڈیا نے بچوں میں مجازی دوست بنانے کا رجحان بڑھا دیا ہے، جس کی وجہ سے وہ حقیقی زندگی کے رشتوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ تعلقات عموماً وقتی اور دھوکہ دہی پر مبنی ہوتے ہیں، جو ان کے جذباتی اور سماجی ارتقا کو متاثر کرتے ہیں۔

III. تعلیمی اداروں میں اخلاقی تربیت کی کمی

جدید تعلیمی نظام میں علمی ترقی پر زیادہ زور دیا جا رہا ہے، جبکہ اخلاقی و دینی تربیت کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔

1. سیرتِ نبوی ﷺ سے ناواقفیت

---

[14] Al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, 893

[15] الاسراء:36

بچوں کو تعلیمی نصاب میں سیرتِ نبوی ﷺ سے روشناس نہیں کرایا جاتا، جس کے نتیجے میں ان کی شخصیت سازی میں کمزوری آ رہی ہے۔

.2 اساتذہ کا تربیتی کردار کمزور ہونا

ماضی میں اساتذہ بچوں کی کردار سازی میں اہم کردار ادا کرتے تھے، مگر اب یہ رجحان کمزور ہو گیا ہے۔ اساتذہ صرف نصابی تعلیم پر زور دیتے ہیں جبکہ بچوں کی اخلاقی تربیت کا فریضہ نظر انداز ہوتا جا رہا ہے۔

.3 تعلیمی ماحول میں غیر اخلاقی سرگرمیوں کا فروغ

بعض تعلیمی اداروں میں بے پردگی، مخلوط تعلیم اور غیر اسلامی سرگرمیوں کے فروغ نے بچوں کے اخلاق پر منفی اثر ڈالا ہے۔

.IV مغربی ثقافت اور اخلاقی بحران

مغربی ثقافت کا نفوذ اور اس کے اثرات مسلم معاشروں میں نمایاں ہو رہے ہیں، جس کے باعث بچوں میں اسلامی شناخت کمزور پڑ رہی ہے۔

.1 مغربی طرزِ زندگی کی تقلید

بچے مغربی معاشرت کے رنگ میں رنگتے جا رہے ہیں، جس میں آزاد خیالی، مادہ پرستی، اور عیش پرستی نمایاں ہیں۔ اسلام نے اعتدال اور حیاداری کو اہمیت دی ہے، مگر مغربی کلچر نے ان قدروں کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔

.2 مذہبی روایات اور اقدار سے دوری

مغربی ثقافت نے مذہب کو ایک ذاتی معاملہ بنا دیا ہے، جبکہ اسلام میں دین زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ[16]

بیشک میں حسنِ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

.3 مسلم شناخت کے بحران کا سامنا

مغربی نظریات جیسے سیکولرازم، لبرل ازم، اور فیمینزم نے اسلامی خاندانی نظام اور تربیتی اصولوں کو چیلنج کیا ہے، جس سے مسلم بچوں میں اپنی شناخت کے حوالے سے ابہام پیدا ہو رہا ہے۔

عصرِ حاضر کے تحدیات بچوں کی مثبت سماجی تربیت کے راستے میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ والدین کی مصروفیات، سوشل میڈیا کا غیر ضروری استعمال، تعلیمی اداروں میں اخلاقی تربیت کی کمی، اور مغربی ثقافت کے بڑھتے ہوئے اثرات بچوں میں اسلامی اقدار کی کمزوری کا باعث بن رہے ہیں۔ ان تحدیات کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بچوں کی تربیت کے لیے مؤثر حکمتِ عملی اختیار کریں، جس میں والدین، اساتذہ، اور سماجی ادارے مل کر اپنا کردار ادا کریں۔

مبحث چہارم: بچوں میں مثبت سماجی رویوں کے فروغ کے لیے سیرت النبی ﷺ سے رہنمائی

.I بچوں کی اخلاقی و سماجی تربیت کے بنیادی اصول

.1 محبت، شفقت اور احترام کا اصول

نبی کریم ﷺ نے بچوں کی تربیت میں محبت اور شفقت کو بنیادی اصول کے طور پر اپنایا۔ اس حوالے سے حدیث مبارکہ میں ہے:

---

16 Aḥmad ibn Ḥanbal, *Musnad Aḥmad*, 8952

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ[17]

جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

یہ حدیث بچوں کے ساتھ شفقت اور رحمت کے برتاؤ کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ بچوں کو محبت دینے سے ان میں مثبت جذبات پیدا ہوتے ہیں، اور وہ معاشرتی زندگی میں بہترین رویے اپناتے ہیں۔

2. عملی نمونہ پیش کرنے کا اصول

نبی کریم ﷺ نے بچوں کی تربیت کے لیے عملی نمونہ پیش کرنے کو ترجیح دی۔ اس بارے میں امام مسلم نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لَهُ وَلَدٌ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُهُ وَيَشُمُّهُ

انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ خوش اخلاق تھے۔ آپ ﷺ کا ایک بیٹا تھا، جس کا نام ابراہیم تھا۔ نبی کریم ﷺ اسے چومتے اور سونگھتے تھے۔[18]

یہ حدیث اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ والدین کو خود بچوں کے لیے عملی نمونہ بننا چاہیے تاکہ وہ نرمی، محبت اور شفقت کا عملی مظاہرہ دیکھ کر سیکھیں۔

II. عملی اقدامات: تعلیمی نصاب میں سیرتِ نبوی ﷺ کی شمولیت

1. نصاب میں سیرتِ نبوی ﷺ کے شامل کرنے کی ضرورت

تعلیم کے میدان میں بچوں کی اخلاقی تربیت کے لیے سیرت النبی ﷺ کو نصاب کا لازمی حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[19]

بے شک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ہمارے لیے ہر شعبہ زندگی میں نمونہ ہے، لہٰذا تعلیمی نصاب میں ان کی سیرت کو شامل کرنا بچوں میں مثبت سماجی رویے پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے۔

2. سیرت النبی ﷺ پر مبنی اخلاقی تعلیم کے لازمی مضامین

برطانوی مصنف مارٹن لنگز (Martin Lings) لکھتے ہیں:

> *The character of the Prophet Muhammad was an embodiment of all the virtues Islam seeks to cultivate in man.*[20]

نبی محمد ﷺ کا کردار ان تمام خوبیوں کا عملی مظہر تھا، جنہیں اسلام انسان میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔

یہ حوالہ اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سیرت کو تعلیمی نظام کا لازمی جزو بنانے سے بچوں میں اعلیٰ اخلاقیات پروان چڑھیں گی۔

III. والدین، اساتذہ اور معاشرے کی ذمہ داریاں

1. والدین کی ذمہ داریاں

والدین کے لیے نبی کریم ﷺ کی ہدایات میں ایک اہم فرمان یہ ہے:

---

[17] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Cairo: Dār al-Salām, 1422 AH), 8: 6003

[18] Al-Qushīrī, Abū al-Ḥusaīn, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Nishā pūr: Dār al-Khilāfā al-Ilmīya, 1330 AH), 1: 2315

[19] Al-Qurʾān 33:21

[20] Lings, Martin, *Muhammad: His Life Based on the Earliest Sources* (London: George Allen & Unwin, 1983), 112

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

أَدِّبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ: حُبِّ نَبِيِّكُمْ، وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ[21]

اپنے بچوں کو تین چیزوں کی تعلیم دو: اپنے نبی کی محبت، ان کے اہلِ بیت کی محبت، اور قرآن کی تلاوت۔

یہ حدیث والدین پر اس بات کو واضح کرتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت اسلامی اصولوں پر کریں تاکہ وہ مثبت سماجی رویے اپنا سکیں۔

2. اساتذہ کی ذمہ داریاں

اساتذہ کے لیے نبی کریم ﷺ کا اسوہ مثالی ہے۔ مشہور محدث امام ترمذی نقل کرتے ہیں:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا[22]

مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اساتذہ کو نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ کو اپناتے ہوئے بچوں کی تربیت میں نرمی، محبت، اور دانائی سے کام لینا چاہیے۔

IV. اسلامی تعلیمی اداروں اور مدارس کا کردار

1. مدارس میں سیرت النبی ﷺ کی تعلیمات کا فروغ

اسلامی مدارس میں بچوں کو بہترین سماجی رویے سکھانے کے لیے سیرت النبی ﷺ کو زیادہ مؤثر طریقے سے پڑھانے کی ضرورت ہے۔

معروف اسلامی اسکالر سید حسین نصر لکھتے ہیں:

Islamic education must ensure that the teachings of the Prophet are deeply rooted in the character of young Muslims.[23]

اسلامی تعلیم کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات نوجوان مسلمانوں کے کردار میں گہرائی سے راسخ ہوں۔

2. طلبہ میں اسلامی اقدار کی ترویج

مدارس کو چاہیے کہ وہ طلبہ میں اسلامی معاشرتی اقدار کو اجاگر کریں اور انہیں عملی طور پر سیرت النبی ﷺ کے مطابق زندگی گزارنے کی تربیت دیں۔

خلاصہ کلام

بچوں کی اخلاقی اور سماجی تربیت کے لیے سیرت النبی ﷺ ایک کامل اور عملی نمونہ فراہم کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے بچوں کے ساتھ محبت، شفقت، اور دانائی کا برتاؤ کیا اور ان کی تربیت میں تدریج اور عملی نمونہ پیش کرنے کے اصول کو اپنایا۔ اسلامی تعلیمات بچوں میں مثبت سماجی رویے پروان چڑھانے کے لیے والدین، اساتذہ، اور معاشرے کو ایک واضح رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ تعلیمی نصاب میں سیرت النبی ﷺ کی شمولیت وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ نئی نسل اخلاقی اور روحانی اقدار سے روشناس ہو۔ اساتذہ اور والدین کے کردار کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ اسلامی مدارس اور تعلیمی ادارے اس مقصد میں بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اگر ہم سیرت النبی ﷺ کے اصولوں کو عملی طور پر اپنائیں تو جدید دور کے تحدیات، جیسے کہ سوشل میڈیا کے منفی اثرات، خاندانی نظام میں کمزوری، اور مغربی ثقافت کے نفوذ، کا مؤثر حل ممکن ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ سے رہنمائی لے کر ہم بچوں کو ایک متوازن، بااخلاق، اور ذمہ دار شہری بنا سکتے ہیں جو اسلامی اقدار کے حامل ہوں اور معاشرے کی بہتری میں اپنا کردار ادا کریں۔

---

[21] Ibn Ḥanbal, Aḥmad ibn Muḥammad, *Musnad Aḥmad* (Cairo: Muʾassasat al-Risālah, 1421 AH), 3: 492

[22] Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā, *Sunan al-Tirmidhī* (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmīya, 1407 AH), 5: 2676

[23] Nasr, Seyyed Hossein, *Islamic Science: An Illustrated Study* (London: World Wisdom, 2007), 145

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

تجاویز و سفارشات

1. والدین اور اساتذہ بچوں کی تربیت میں سیرتِ نبوی ﷺ کو بطور عملی ماڈل اپنائیں۔
2. تعلیمی اداروں میں بچوں کی اخلاقی و سماجی تربیت کے لیے خصوصی نصاب متعارف کرایا جائے۔
3. میڈیا اور ٹیکنالوجی کے مثبت اور تعلیمی استعمال کو فروغ دیا جائے تاکہ بچوں کی شخصیت پر منفی اثرات کم ہوں۔
4. خاندانی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے والدین اور سرپرستوں کے لیے تربیتی ورکشاپس کا اہتمام کیا جائے۔
5. حکومت اور دینی ادارے مل کر بچوں کی سیرت النبی ﷺ پر مبنی تربیت کے پروگرام وضع کریں تاکہ ایک صالح اور باشعور نسل تیار ہو سکے۔